از عدالتِ اعظمیٰ

منوہر لال

بنام

ریاستِ پنجاب

(جعفر امام، جے ایل کپور، کے سی داس گپتا، راگھو بر دیال اور این۔ راجگو پالا آیا نگر، جسٹسز)

ٹریڈ ایمپلائز- دکان بندی دن- ایکٹ، اگر بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہو- ورکرز ویلفیئر- پروٹیکشن- پابندی، اگر مناسب نہ ہو- پنجاب ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ، 1940، (پنج۔ 1940 کا X)s.7(1)

اپیل کنندہ جو ایک دکاندار تھا، کو دوسری بار ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعات کی خلاف ورزی کرنے کا مجرم قرار دیا۔ 7 (1) پنجاب ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ، 1940، جس کے تحت انہیں اس دن اپنی دکان بند رکھنے کی ضرورت تھی جسے انہوں نے خود "بند دن" کے طور پر منتخب کیا تھا۔ انہوں نے استدعا کی کہ یہ قانون ان کی دکان پر لاگو نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے کسی اجنبی کو ملازمت نہیں دی بلکہ یہ کہ صرف خود ہی اس میں کام کرتے تھے اور اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ 7 (1) اس کی دکان پر جانا آرٹیکل کے تحت اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوگی۔ 19 ,14 (1) (آئین کے (f) اور (g) اور یہ بھی کہ لگائی گئی پابندی آرٹیکل 19 (6) کے تحت معقول نہیں تھی کیونکہ یہ عام لوگوں کے مفاد میں نہیں تھی۔ ہائی کورٹ نے مجسٹریٹ کے حکم پر نظر ثانی کی ان کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ پر اپیل پر، مانا گیا کہ ایکٹ کا بنیادی مقصد ملازمین کی

کے لیے جائز تھے۔، 1951

منوہر لال بنام ریاستِ پنجاب، ایس سی آر 671، حوالہ دیا گیا۔ مجرمانہ اپیل کا عدالتی فیصلہ: فوجداری اپیل نمبر۔ 173 / 1956۔

فوجداری ترمیم نمبر 1058 / 1954 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 23 مئی 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

کے ایل اروڑا، اپیل کنندہ کے لئے:

این ایس بندرا اور آر ایچ دھبر، جوابدہندہ کی طرف سے۔

11 نومبر 1960 عدالت کا فیصلہ

آیانگر جسٹس:

" اپیل کے ذریعے آرٹیکل کے تحت ایک سند پر دیا گیا۔ 132 اور پنجاب کی عدالت عالیہ کی طرف سے دیے گئے آئین کے 134 (1) میں ان کی آئینی حیثیت کو غور کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ 7 (1) پنجاب تجارتی ملازمین ایکٹ، 1940۔ اپیل کنندہ منوہر لال کی فیروز پور کینٹ میں ایک دکان ہے۔ جس میں کاروبار امپیریل بک ڈپو کے نام اور انداز کے تحت کیا جاتا ہے پنجاب ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ، 1940 کی دفعہ 7 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے)، نافذ کرتا ہے:. 7" (1) اس ایکٹ کے ذریعہ دوسری صورت میں فراہم کردہ کے علاوہ، ہر دکان یا تجارتی ادارہ بند دن پر بند رہے گا۔

(2) (ا)۔ بند ہونے کے دن کا انتخاب کسی دکان یا تجارتی ادارے کے قابض کے ساتھ ہوگا اور اس ایکٹ کے نافذ ہونے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر مقررہ اتھارٹی کو مطلع کیا جائے گا۔ " اس اپیل سے متعلقہ شق کو نکالنے کے لیے۔ اپیل کنندہ نے جمعہ کو " بند ہونے کا دن " یعنی ہفتے کا وہ دن منتخب کیا تھا جس دن اس کی دکان بند رہے گی۔ انسپکٹر آف شاپس اینڈ کمرشل، سرکل نے جمعہ 29 جنوری 1954 کو پنجاب میں شاپ کا دورہ کیا اور دیکھا کہ دکان کھلی ہوئی ہے اور اپیل کنندہ کا بیٹا اشیاء فروخت کر رہا ہے۔ ظاہر ہے، آئی ایف

کبھی بھی اس ایکٹ کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

...... پہلے جرم کے لیے پچیس روپے اوراس کے بعد کے ہر جرم کے لیے ایک سو روپے سے زیادہ کے جرمانے کی سزا پر ذمہ دار ہوگا۔"

اپیل کنندہ نے حقائق کا اعتراف کیا لیکن اس نے استدعا کی کہ یہ قانون اس کی دکان یا ادارے پر اس وجہ سے لاگو نہیں ہوگا کہ اس نے کسی اجنبی کو ملازم کے طور پر نہیں رکھا تھا بلکہ یہ کہ دکان کا پورا کام خود اور اس کے خاندان کے افراد کر رہے تھے، اور اسے برقرار رکھنے کے لیے۔ 7(1) اس ایکٹ کا اطلاق اس کی دکان پر غیر آئینی ہوگا کیونکہ یہ دفعہ کی طرف سے ضمانت شدہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ 19 ,14 (1) (آئین کے (f) اور (g)۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپیل کنندہ کی طرف سے ان کی آئینی حیثیت کے حوالے سے اٹھائی گئی عرضی کو مسترد کر دیا۔ 7 (1) ان دکانوں پر اپنی درخواست میں جہاں کوئی ملازم نہیں لگایا گیا تھا اور اسے ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ 100 اور جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر سادہ قید (چونکہ اپیل کنندہ کو پہلے بھی ایک بار مجرم قرار دیا جا چکا ہے)۔ اپیل کنندہ نے اس حکم پر نظر ثانی کے لیے پنجاب ہائی کورٹ میں درخواست دی، لیکن نظر ثانی کو مسترد کر دیا گیا۔ تاہم، فاضِل ججوں نے فٹنس کا ایک سرٹیفکیٹ دیا جس نے اپیل کنندہ کو اس عدالت میں اپیل دائر کرنے کے قابل بنایا ہے۔ اگرچہ اس کی صداقت۔ 7 (1) ایکٹ کو مختلف بنیادوں پر ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا، ہمارے سامنے پیش ہونے والے ماہر وکیل نے ایک نکتے پر اپنے حملے کو روک دیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس شق سے اپیل گزار کے تجارت یا کاروبار جاری رکھنے کے حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ منوہر لال آرٹیکل 19 (1) (جی) کے ذریعے ضمانت دیتے ہیں اور یہ کہ لگائی گئی پابندی آرٹیکل 19 (6) کے تحت معقول نہیں تھی کیونکہ یہ عام لوگوں کے مفاد میں نہیں تھی۔ فاضل وکیل نے ایکٹ کے طویل عنوان کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی جس میں لکھا تھا کہ "ایمپلائز کے کام کے اوقات کو محدود کرنے اور ان کی

ہے جن کے لیے ایکٹ نافذ کیا گیا تھا۔مختصرا، ماہر وکیل کا عرض یہ تھا کہ ہفتے میں ایک دن کے لیے اس کی دکان کو لازمی طور پر بند کرنے کے التزام سے عام لوگوں کے مفادات کا کوئی فائدہ نہیں ہوا اور یہ کہ قانونی تجارت یا کاروبار جاری رکھنا اس کی آزادی پر غیر ضروری اور غیر ضروری طور پر پابندی تھی، بصورت دیگر قانون کے مطابق، جیسا کہ اس نے سب سے بہتر اور سب سے زیادہ آسان یا منافع بخش انداز میں سوچا تھا۔

ہماری واضح رائے ہے کہ فاضل وکیل کی عرضیوں کو مسترد کیا جانا چاہیے۔طویل عنوان جو پہلے نکالا گیا تھا اور جس پر فاضل وکیل نے ایکٹ کے دائرہ کار اور قانون سازی میں شامل پالیسی کے تعین کے لیے ایک رہنما کے طور پر کافی انحصار کیا تھا، اس میں کوئی شک نہیں کہ قانون سازی کے بنیادی مقاصد کی نشاندہی کرتا ہے لیکن ظاہر ہے، ایکٹ کی واضح آپریٹو دفعات کو کنٹرول نہیں کر سکتا، جیسے کہ مثال کے طور پر شرائط۔7(1). نہ ہی فاضل وکیل اپنی اس دلیل میں درست ہے کہ اس کی شرائط درست ہیں۔7(1) مقاصد کو محفوظ بنانے یا ایکٹ کی بنیادی پالیسی کو پورا کرنے کے لیے غیر متعلقہ ہیں۔قانون سازی کا تناسب کارکن کی صحت میں سماجی مفاد ہے جو کمیونٹی کا ایک لازمی حصہ ہے اور جس کی فلاح و بہبود میں، اس لیے کمیونٹی انتہائی دلچسپی رکھتی ہے۔اس مقصد کی روشنی میں ہی ایکٹ کی دفعات کی جانچ پڑتال کی جانی چاہیے۔اس طرح سیکشن 3 جس میں وہ پابندیاں عائد کی گئی ہیں جن کے تحت صرف "نوجوان افراد"، جن کی تعریف 14 سال سے کم عمر کے افراد کے طور پر کی گئی ہے، کو کسی بھی دکان یا تجارتی ادارے میں ملازمت دی جا سکتی ہے، ظاہر ہے

ہے، کہ شہریوں کی بڑھتی ہوئی نسل کی صحت کو یقینی بنانا۔دفعہ 4 کا تعلق کام کے اوقات کے حوالے سے پابندیاں عائد کرنے سے ہے جو نوجوان افراد کے علاوہ دیگر کارکنوں سے نکالا جا سکتا ہے۔

" سیکشن (1)-4اس ایکٹ کی دفعات کے تابع، کسی بھی شخص کو کسی دکان یا تجارتی ادارے

ہندوستان میں قانون لانا اس سیکشن کی ذیلی شق (4) اور (5) اس زیر غور معاملے سے کچھ مطابقت رکھتی ہیں:"

"(4) کوئی شخص جس کے علم میں کسی دکان یا تجارتی اسٹیبلشمنٹ کے قابض شخص کو پہلے کسی دن فیکٹری میں ملازم رکھا گیا ہو، اس دن دکان یا تجارتی اسٹیبلشمنٹ کے کاروبار کے لیے اس وقت سے زیادہ مدت کے لیے ملازم نہیں رکھا جائے گا جس کے دوران وہ پہلے اس دن فیکٹری میں ملازم رہا ہو، اس ایکٹ کے ذریعے اجازت دیے گئے اوقات کو پورا کرے۔(5) کوئی بھی شخص کسی دکان یا تجارتی اسٹیبلشمنٹ یا دو یا زیادہ دکانوں یا تجارتی اداروں یا دکان یا تجارتی اسٹیبلشمنٹ اور فیکٹری کے کاروبار کے لیے اس مدت سے زیادہ کام نہیں کرے گا جس کے دوران وہ اس ایکٹ کے تحت قانونی طور پر ملازم ہو سکتا ہے۔" یہ دیکھا جائے گا کہ ذیلی .cl کے تحت (4) مالکان کو ایسے افراد کو ملازمت دینے سے منع کیا گیا ہے جو پہلے ہی کسی دوسرے ادارے، ذیلی cl.5 میں زیادہ سے زیادہ اجازت شدہ اوقات کے لیے کام کر چکے ہوں۔(5) زیادہ کمانے کی کوشش میں زیادہ کام کرنے سے خود کارکن پر اس کی صحت کو زخ پہنچانے پر پابندی عائد کرتا ہے۔اس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ یہ ایکٹ کارکن کی فلاح و بہبود سے متعلق ہے اور اسے نہ صرف مالکان دُکان کے عمل سے بلکہ اس کے اپنے عمل سے ہونے والے نقصان کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔دوسرے لفظوں میں، کارکن کو اچھے سے زیادہ گھنٹے کام کر کے زیادہ اجرت کمانے کی کوشش کرنے سے روکا جاتا ہے۔

اگر کسی کارکن کے معاملے میں ایسی شرط ضروری یا مناسب ہے، تو ایسا لگتا ہے کہ اس کی اطلاق کرنے میں کوئی غیر معقول بات نہیں ہے۔ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے مقدمے کے اس حصے پر اپنے فیصلے کو اس استدلال پر روک دیا ہے کہ اعتراض شدہ سیکشن کی شرائط کو اس بنیاد پر جائز قرار دیا جا سکتا ہے کہ یہ دکان کے مالک یا خود ادارے کے مفاد میں بنایا گیا ہے اور یہ کہ اس کی صحت اور فلاح و بہبود نہ صرف اس کے لیے بلکہ عام لوگوں

کے لیے لگائی گئی پابندی، ہماری رائے میں، آرٹیکل 19 (6) کے ذریعے واضح طور پر محفوظ رہے گی۔

اس کے علاوہ، متنازعہ شق کی آئینی حیثیت کو ایک اور بنیاد پر بھی برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ , پیشہ ورانہ نظریات سے بچنے کے لیے جو خاص طور پر کام کرنے والے مردوں کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ہیں۔اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ اپنے آپ میں بے گناہ کاموں کو ممنوع قرار دیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں پابندیاں معقول ہوں گی، اگر وہ درست دفعات کے موثر نفاذ کو محفوظ بنانے کے لیے ضروری تھیں۔موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے معقول حد کو شامل کرنے سے کسی قانون پر مہر نہیں لگے گی جیسا کہ قانون سازی کے اندر غیر آئینی حیثیت کو غیر معقول قرار دیتے ہوئے درست ہے۔اس لیے دفعات کو انتظامی سہولت کے تحفظ اور بغیر کسی چوری کے اس کے مناسب نفاذ کے لیے جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔جیسا کہ اس عدالت نے منوہر لال بمقابلہ ریاست (1) میں نشاندہی کی ہے (جب اپیل کنندہ نے اس ایک جیسی شق کے جواز کو چیلنج کیا لیکن دوسری بنیادوں پر):

"ہوسکتا ہے کہ قانون سازیہ نے یہ ضروری محسوس کیا ہو، تاکہ ایک ممکنات سے بچاؤ کے امکانات کو کم کیا جا سکے، ان لوگوں کی آزادیوں پر تجاوز کیا جا سکے جو بصورت دیگر متاثر نہیں ہوتے۔ایک دکاندار کی ضرورت کے لیے، جو ایک یا دو آدمیوں کو ملازمت دیتا ہو، ۔اپنے حریف، جو شاید اپنے خاندان کے ایک درجن افراد کو ملازمت دیتا ہے، کو بند کرنے اور کھلے رہنے کی اجازت دینے کے لیے، واضح طور پر ایک سنگین تجارتی نقصان میں ہوگا۔اس طرح کے فرق کی اجازت دینے سے ریاست میں عدم اطمینان پیدا ہوسکتا ہے اور آخر کار مالکان اور ملازم کے درمیان کے تعلقات پر ردعمل ظاہر ہوسکتا ہے۔

"اس لیے ہمیں آئین کی آئینی سیکشن (1) 7 کی حیثیت پر حملے کو دھتکارنے میں ہمیں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے

۔اپیل ناکام ہوکر خارج ہو جاتی ہے۔

[illegible]\MOHAN LAL VERSES STATE OF PUNJAB.INP 18-12-2023 10:52 AM PAGE 8 (1,1)